پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو ۔ کنیڈا
قیمت ۵۰ سینٹ
بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار
۱۹ ذوالحجہ ۱۴۰۶ھ
۲۵ اگست ۱۹۸۶ء
جلد نمبر ۵
شمارہ نمبر ۱۱

لاہور میں ایم آر ڈی کے کارکنوں کا پولیس سے تصادم

متعدد افراد گرفتار ۲۳ زخمی، موچی دروازہ پر جلسہ نہ ہو سکا



چوک شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں یوم آزادی پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور پولیس کے درمیان پتھراؤ کا منظر

لاہور ۔۔۔۔ یوم آزادی کے موقع پر ...



نوابزادہ نصراللہ خان



بے نظیر بھٹو



معراج محمد خان



[illegible]

آنسو گیس سے ایک بچی ہلاک

کراچی ۔۔۔۔ (اسٹاف رپورٹر) ...



پولیس ... کو گرفتار کر کے لے جا رہی ہے

بے نظیر اپنی گرفتاری کو عدالت میں چیلنج کریں گی
جانشین مقرر کرنے کی ضرورت سے انکار

کراچی ۔۔۔۔ (اسٹاف رپورٹر) مس بے نظیر بھٹو ...

جنرل رحیم الدین، جنرل کے ایم عارف اور ائیر مارشل جمال احمد خان کے لیے یوم آزادی کے موقع پر نشان امتیاز

راولپنڈی ۔۔۔۔ ...

دہشت گردی میں ملوث سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا

ان جماعتوں پر پابندی کیلئے حکومت سپریم کورٹ میں ریفرنس پیش کریگی ۔ اسلم خٹک

تحریک کا بائیکاٹ کرنے والی سیاسی جماعتوں کے بارے میں صوبہ سرحد کی حکومت سے تفصیلی رپورٹ طلب کر لی گئی ہے

اسلام آباد ۔۔۔۔ ...



اورنگزیب بھٹی کو سزا سنادی گئی

اسلام آباد ۔۔۔۔ ...

گورباچوف بھارت کا دورہ کریں گے

نئی دہلی ۔۔۔۔ ...

مسلم لیگ میں جلسے کرنے کی اہلیت نہیں ۔ مولانا نورانی

کراچی ۔۔۔۔ جمعیت علماء پاکستان کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی ...

کراچی میں پریمنٹس ریلوے اسٹیشن اور متعدد بنک نذرِ آتش، پولیس چوکی کی چھت گرنے سے ایک شخص ہلاک

پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی مختلف مقامات پر ہنگامہ آرائی، کلفٹن شاپنگ سینٹر میں توڑ پھوڑ، گاڑیاں جلا دیں

بے نظیر کا جلوس پولیس کو چکمہ دے کر لیاری پہنچ گیا

چاکیواڑہ میں جلسہ پولیس کی شیلنگ سے درہم برہم ہو گیا

رات گئے تک پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور پولیس والوں میں آنکھ مچولی جاری رہی

کراچی ———— [illegible]

[illegible]

پہلے تحریک کار ہم نے چلائے تھے، قاضی حسین احمد

پیر پگارا شریعت کے مخالف نہیں

نفاذ شریعت کے لئے ہم مولانا نورانی کی حمایت کو تیار رہتے ہیں

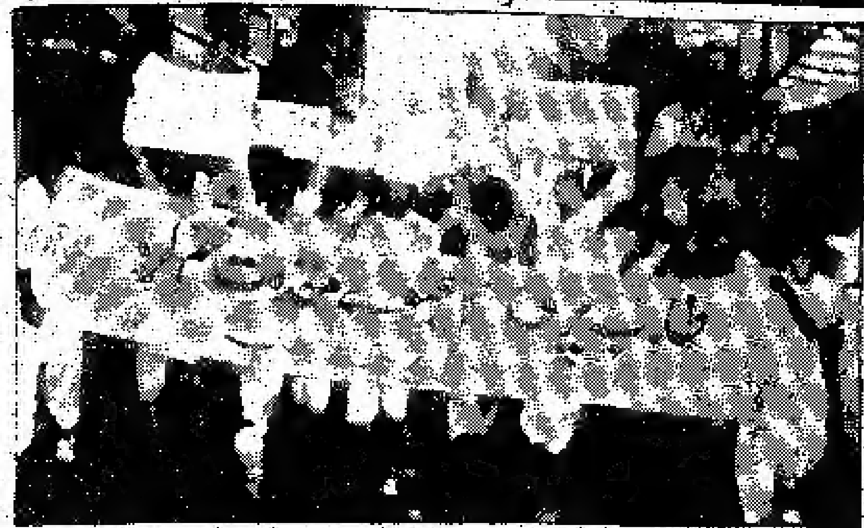
راولپنڈی ———— (نمائندہ جسارت) متحدہ شریعت محاذ کے مرکزی قائدین سینیٹر قاضی حسین احمد اور ... [illegible]

[illegible]

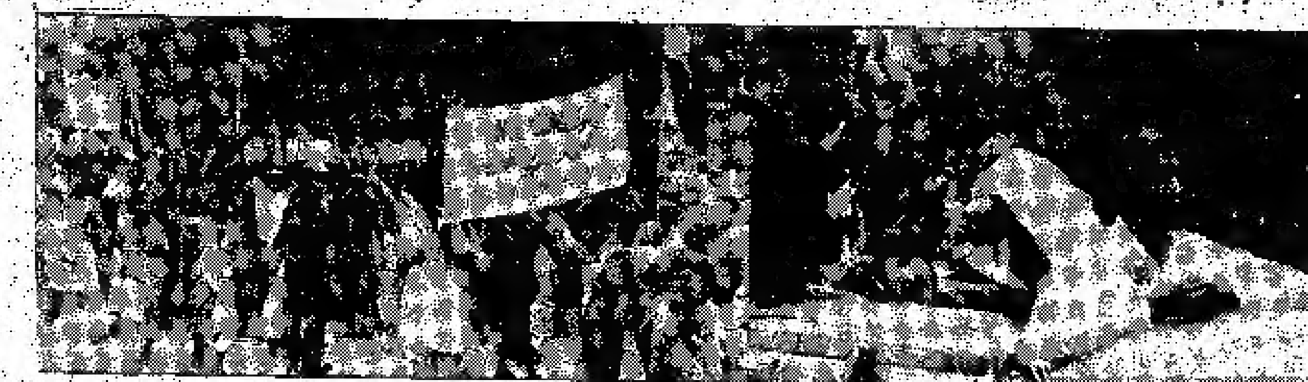
پادریوں پر نوجوان لڑکیاں سمگل کرنے کا الزام

نئی دہلی ( ) ———— بھارت کے ایک ممتاز اخبار نے ... [illegible]

[illegible]



امیر اعظم، ... اور دیگر طلبہ کی نظر بندی کے خلاف حیدرآباد میں اسلامی جمعیت طلبہ کے ناظم ... کی قیادت میں احتجاجی جلوس کا منظر



بے نظیر بھٹو ۱۴ اگست کو کراچی میں ایک جلوس کی قیادت کر رہی ہیں



غازی محمد بن قاسم

ابو ظفر زین

— آج کل جب کہ غازی محمد بن قاسم پر ... [illegible]

[illegible]

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

سن لو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا (القرآن)

پندرہ روزہ

البلاغ

مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی

پچاس فٹ سے نکلتے ہوئے قد اور دل آویز شخصیت رکھنے والے جاوید شفیع اور ان کی بیگم اپنے حلقۂ احباب میں ایک مقبول پاکستانی جوڑا ہیں۔ وہ امریکہ ریاست مشی گن کے ایک بڑے شہر کے مضافات میں رہتے ہیں۔

اسلام سے انہیں بڑا لگاؤ ہے۔ وہ مذہب کو صرف ویک اینڈ یا اپنے گھر تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ اُمت مسلمہ کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے وہ اپنے فرائض اور حقوق سے آگاہ بھی ہیں۔ وہ اسلام کو اپنی ساری زندگی پر محیط سمجھتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ مسلم دنیا کے ساتھ ساتھ جن ملکوں میں بھی مسلمان اقلیتوں میں رہتے ہیں وہ ان پر ڈھائے جانے والے مظالم سے باخبر ہیں۔ ان کے گھر میں ایک چھوٹی سی لائبریری ہے جس میں عالم اسلام سے متعلق کتابیں موجود ہیں اور اسلامی و دیگر مقامی اخبارات و رسائل سے نکالے ہوئے تراشے ایک ترتیب کے ساتھ فائلوں میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔

گزشتہ چند برسوں سے امریکہ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو نا روا پروپیگنڈا ہو رہا ہے وہ نہ صرف اس کی خبر رکھتے ہیں بلکہ اپنے تئیں اس کا مردانہ وار مقابلہ بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اکثر اپنے احباب کی محفلوں میں اسلامی موضوعات پر گفتگو کرتے ہیں اور اخبارات و رسائل اور امریکی ذرائع ابلاغ کے دوسرے شعبوں کو خطوط لکھ کر انہیں اسلامی نقطۂ نظر پیش کرتے ہیں۔

پچھلے سال جولائی میں ان کے آبائی شہر گجرات میں رہنے والے ان کے کچھ عزیز امریکہ آئے تو انہوں نے تین ہفتوں کی چھٹیاں ان کے ساتھ امریکہ گھومنے پھرنے میں گزار دیں۔ مگر تعطیلات کے ختم پر جولائی کی ۲۶ تاریخ کو جب وہ اپنی بیگم کے ہمراہ گجرات سے ہوتے ہوئے گھر میں داخل ہونے لگے تو دیکھا کہ منظر کچھ بدلا ہوا ہے ان کی نشستگاہ اور ڈائننگ روم عجیب حالت میں تھے۔ دروازے کھلے ہوئے تھے، ریڈیو اور ایئر کنڈیشنر باہر پڑے تھے۔ ڈریسنگ ٹیبل سے طرح طرح کی سنیلی پیلی تاریں باہر نکل رہی تھیں۔

جب وہ اس اُمید پر گھر میں داخل ہوئے کہ یہ نقصان صرف گیراج تک ہوا ہوگا تو اندر کی حالت ہی بدلی ہوئی تھی! سارا گھر اُلٹ پلٹ پڑا تھا۔ گھر میں ہر طرف ان کی کتابیں اور فائلیں بکھری پڑی تھیں۔ کاغذات اس انداز میں جگہ جگہ پھیلا دیے گئے تھے کہ ان کا دوبارہ پہلی ترتیب میں جمع کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ گھر کا دوسرا سامان بھی ابتر پڑا تھا۔ مگر حیرت انگیز بات یہ تھی کہ کوئی بھی چیز چوری نہیں ہوا تھا۔ حتیٰ کہ ان کی بیوی کے طلائی زیورات کا ڈبہ بھی ایک طرف کھلا پڑا تھا مگر سارے زیور موجود تھے۔ تو آخر اس طوفان بدتمیزی کا مطلب کیا ہوا؟

عقدہ تب کھلا جب وہ اپنے واش روم میں داخل ہوئے۔ آئینے اور دیواروں پر شیونگ کریم اور لپ سٹک سے جلی حروف میں لکھا تھا: "مسلمانو! یہاں سے واپس چلے جاؤ!" اور ساتھ ہی نسلی تعصب کے ساتھ گندی گالیاں بھی درج تھیں۔ پیغام واضح تھا۔ جاوید شفیع کو خبردار کیا گیا تھا کہ ان کی نقل و حرکت، ان کے مال و اسباب اور ان کی جان پر دشمن کی کڑی نظر ہے۔ لہٰذا وہ اپنے اسلامی اقدار کا تحفظ اور اپنے حقوق کا مطالبہ چھوڑ دیں اور اپنے ارادوں سے باز آجائیں!

فلاڈیلفیا کے مسلم دانشور عالم اسلام کے ممتاز مفکر اسماعیل الفاروقی اور ان کی اہلیہ کو بھی اس قسم کی دھمکیاں دی گئی تھیں مگر وہ باز نہ آئے اور اپنے کام میں سرگرم رہے۔ نتیجتاً پہلے ان کے نوجوان بیٹے کا پُر اسرار حالت میں قتل ہوا۔ پھر گزشتہ رمضان میں سحر کے وقت کا زوال کے قریب جب اعوذ رابعہ خشم کا ۱۵ انچ لمبا چاقو لیے پچھلی کے راستے ایک قاتل آدمی ان کے گھر داخل ہوا۔ بیگم فاروقی سحری تیار کر رہی تھیں۔ ان کے بیٹے پر چاقو کے دو وار ہوئے اور وہ ہیں ڈھیر ہو گئیں۔ آواز سن کر ان کی حاملہ بیٹی کی آنکھ کھلی تو اس پر بھی چاقو چلا۔ پھر پروفیسر فاروقی کے بیڈ روم پہنچ کر ان پر حملہ کیا گیا۔ انہوں نے کچھ مزاحمت کی مگر انتہائی چابکدستی سے انہیں ختم کر دیا گیا۔ پانچ منٹ کے اندر اندر یہ قاتل آدمی جدید دور کی عظیم شخصیت ایک جید مسلمان عالم اور ان کی اہلیہ اور اسلامی آرٹ کی نامور مورخ پروفیسر لوئیس الفاروقی کو قتل کر کے اور ان کی حاملہ بیٹی کو شدید زخمی کر کے چلا گیا۔ پولیس اور ایف۔بی۔آئی ابھی تک قاتل کا سراغ نہیں لگا سکے۔

امریکہ میں رہائش پذیر ایک اور مسلم دانشور اور ایران پر ایک مسلّمہ اتھارٹی پروفیسر حامد الگار کو بھی وارننگ دی گئی ہے۔ ان کا گھر بھی ان کی گرانقدر کتابوں اور کاغذات کے ساتھ جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے۔ امریکہ میں ہی گزشتہ سال کے آغاز سے لے کر اب تک متعدد مساجد پر بم پھینکے گئے ہیں۔ مسلمان اور عرب مفکرین اور دانشوروں پر سفاکانہ حملوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

مگر تشویشناک بات یہ ہے کہ جاوید شفیع تو کوئی عالمی شہرت کی شخصیت یا مفکر نہیں ہیں۔ وہ تو ایک عام باشعور مگر باعمل مسلمان ہیں۔ قارئین کرام میں کئی ان جیسے ہوں گے۔ تو کیا انہیں بھی اپنے دین پر عمل کرنے پر اسی شدت اور سختی سے خبردار کیا جانے والا ہے —؟

کبھی اس پر بھی سوچا؟

(اے نبی) ان (مشرکین) سے پوچھو کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لئے دن طاری کر دے تو اللہ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہیں رات لا دے تاکہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو؟ کیا تم کو سوجھتا نہیں ہے؟" (القصص ۷۲)

حرام کمائی کا انجام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ حرام مال کمائے پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا" اور اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہوگا اور اگر وہ اس کو چھوڑ کر مرا تو وہ اس کے جہنم کے سفر میں زادِ راہ بنے گا۔ (مشکوٰۃ)

ریشم و کمخواب میں لپٹی ہوئی غلاظتیں



عوام کی نظر بھی اس سے کئی گنا زیادہ دولت اس ظلم رسیدہ کی وجہ سے ہندوستان کا نقشہ ساحت کیا تھا۔

نمائشیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک وہ جو ہمیں ماضی کی یاد دلاتی ہیں اور اسلاف کے کارنامے دکھاتی ہیں دوسری وہ جو ہمیں اپنے حال سے باخبر کرتی ہیں اور جس حال سے باخبر کرتی ہے اس میں بدحالی بھی شامل ہے اور خوشحالی بھی چنانچہ بدحالی اور خوشحالی میں تفاوت کا بھی پتہ چلتا ہے "نیاوران" محل کی نمائش پہلی قسم کی نمائش ہے اور جس نمائش کی میں تجویز پیش کر رہا ہوں وہ دوسری قسم کی نمائش ہے۔

اس نمائش کے لئے جو کوٹھیاں یا محلات میرے ذہن میں ہیں وہ شاید آپ کے ذہن میں بھی ہوں لہٰذا ان کوٹھیوں اور محلوں کے ان بیشتر نیاوران محل سے زیادہ شاندار ہوں گے مگر ان کی بنیادوں میں بیرونی قیمتی سجاوٹی اشیا کا استعمال دکھائی دے جیسا کہ نیاوران محل کی بنیادوں میں ہوگا۔ ان کی دیواروں کی سنہری جھالریں کو شرمائے گی اور ہیرے جواہر کو آنکھیں چرانے پر مجبور کریگی۔ ان کے ڈرائنگ روموں سے پتہ چلے گا کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں کیسا کیسا فرنیچر تیار ہوتا ہے۔ کیسی کیسی آرام دہ کرسیاں تھی

اپنے عوام کو صدیوں پرانی شہنشاہیت اور شاہی آمریت کے تحت پلنے والی اخلاقی غلاظت اور فاسقانہ کرپشن کے عفریت سے نجات دلانے والے ایران کی نئی حکومت نے سابق شہنشاہ ایران آریہ مہر رضا شاہ پہلوی کے "نیاوران" محل کو عوام کے لئے کھول دیا ہے یعنی اسے ایک عوامی نمائش گاہ میں تبدیل کر دیا ہے اور لوگ جوق در جوق یہ نمائش دیکھنے آ رہے ہیں۔

شاہ ایران اس محل میں سال کے نو ماہ قیام کرتے تھے اس کے ساتھ پچاس ایکڑ رقبہ پر لان اور پھولوں کی کیاریاں ہیں یہاں بچھے ہوئے ریشم کے ہر قالین کی قیمت کم از کم تین ہزار ڈالر ہے۔ شاہ ایران جو ٹیلیفون استعمال کرتے تھے وہ خالص سونے کا ہے۔ غسل خانہ کی ٹونٹیاں بھی سونے کی ہیں۔ ملکہ فرح کا بیڈ روم فرانس کے شاہی محل میں ملکہ کے بیڈ روم کی طرز پر تیار کیا گیا تھا۔ اس میں بستر کے اوپر کا سائبان سونے کے تاروں سے تیار کیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ انقلاب کے بعد سرکاری حکام کو شاہی محل کی اشیاء کی فہرست تیار کرنے میں دو ماہ لگے ہیں۔

اخبارات میں ملکہ فرح کے بیڈ روم کی جو تصویر چھپی ہے اسے دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ فرانس کے شاہی محل میں ملکہ فرانس کا بیڈ روم کیسا ہو گا مگر ایک عجیب بات ہے کہ یہ بیڈ روم دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے خود ہمارے اپنے ملک کے کئی گھروں میں ایسے بیڈ روم موجود ہوں اور یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر کسی طرح ایسے گھر اور ان گھروں کے بیڈ روم بھی عوام کے لئے کھول دیے جائیں یعنی عوامی نمائش گاہوں میں تبدیل کر دیے جائیں تو لوگ جوق در جوق دیکھنے آئیں گے۔

معلوم نہیں ایران کے حکام نے "نیاوران" محل کی نمائش پر کوئی ٹکٹ لگایا ہے یا نہیں لگایا مگر ہمارے پاکستانی حکام کو ایسی نمائش پر ٹکٹ لگانے سے باز نہیں رہنا چاہئے جہاں لوگوں کے جوق در جوق آنے کی توقع ہو جاتی ہو

ایسے گھروں اور ان گھروں کے ایسے بیڈ روموں کی نمائش کے ذریعے ہم اتنی زیادہ دولت کما سکتے ہیں کہ ایسے ہی کچھ مزید گھر اور بیڈ روم بنا سکیں بلکہ اس نمائش کی ٹکٹوں کی شکل میں ہونے والے منافع سے بھی ایسے گھر اور ایسے بیڈ روم بن سکتے ہیں اور شاید بنے بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ تاج محل آگرہ کی تعمیر پر شاہجہان نے جتنی دولت

اپنے جیسے کراچی "اسامی" سامان تیار ہوتے ہیں۔ صرف کٹ گلاس کی مصنوعات دیکھ کر ہی لوگ حیران رہ جائیں گے اور پھر یہ بھی دیکھنے کو ملے گا کہ

> **حفاظتی انتظامات**
>
> سابق شاہ ایران کے محل کے سب سے زیادہ قابل ذکر ان کے جدید ترین حفاظتی انتظامات پر اٹھے تھے جو شاہ ایران کی حفاظت نہیں کر سکے۔ شاہ ایران سے یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ امریکہ نے مجھے دور مار میزائل، راکٹ اور دوسرے جدید ترین اور انتہائی مؤثر جنگی آلات فراہم کئے تھے مگر ان خطروں سے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں تھا جو گلیوں میں سے آ رہے تھے۔

دنیا کے مختلف ملکوں میں کیسی کیسی قالین بافی ہوتی ہے اور اس سے کیا کیا کچھ بنایا جاتا ہے اور وہ اس ملک میں کیسے اور کہاں سے لایا جاتا ہے۔ کون سے ریشم اور کس ایک ہاتھ سے گزر کر آتا ہے؟

ان کوٹھیوں اور محلوں کے واڈروب روموں میں کس کس ذات کے اور کتنی کتنی مالیت کے لباس ہوتے ہیں اور اس قدر زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں کہ ایک بار پہنے ہوئے لباس کو دوبارہ پہنا نصیب نہیں ہوتا ایک محفل یا تقریب کا لباس دوسری محفل یا تقریب میں دکھائی نہیں دیتا۔ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انسانی جسم کتنا زیادہ بوجھ اٹھا سکتا ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کچھ جسم محض زیب پہننے اور اٹھانے کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ ہر لباس کے ساتھ زیورات کا الگ سیٹ ہوگا۔

ان کوٹھیوں اور محلوں کی خوابگاہوں کو دیکھ کر معلوم ہوگا کہ کوئی آسائش اور آرائش ایسی نہیں جو یہاں نہ ہو سوائے نجانے نعمت کے جسے نیند کہتے ہیں چنانچہ ان خوابگاہوں میں جہاں بستر کے اوپر سائبان میں سونے کے تار جھلملا رہے ہوں گے وہاں ان بستروں کے قریب سائیڈ ٹیبل پر غیر ممالک سے درآمد کردہ خواب آور گولیوں کی شیشیوں کی قطاریں بھی دکھائی دیں گی۔

ان کوٹھیوں اور محلوں کی مضبوطی اور ان کے حفاظتی انتظامات کو دیکھ کر یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ شاید موت کے فرشتے کو بھی ان میں بغیر اجازت داخل ہونے میں دقت پیش آئے گی اور قائم یہی وجہ ہے کہ ان کوٹھیوں اور ان محلوں میں ان کے مکینوں کی قبروں کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی نہیں جاتی۔ قبروں کے لئے جگہ شاید آریہ مہر شہنشاہ رضا شاہ پہلوی کے "نیاوران" محل میں بھی نہیں رکھی گئی تھی کیونکہ اپنے محلوں کی حفاظت اور مالیت میں رہنے والوں کو موت کا خیال ہی نہیں آتا جو خالص سونے سے تیار کردہ ٹیلیفون پر لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دینے کا حکم دیتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ کچھ حکم ایسے بھی کسی ٹیلیفون کے بغیر آ سکتے ہیں جن کے تحت پچاس ایکڑ لان والے محلوں میں زندگی گزارنے والوں کو اپنے وطن میں دفن ہونے کے لئے دو گز زمین بھی نہیں ملتی اور چشم زدن سے محلوں کے دروازے ایسے چھینے گئے زائرین کے لئے کھول دیے جاتے ہیں کہ وہ آئیں اور ریشم اور کمخواب میں لپٹی ہوئی غلاظتوں کا نظارہ کریں۔

"کیا آپ جانتے ہیں کہ دشمن اسلام جو آپ سے لیے کیا چاہتا ہے؟ ڈاکٹر فاروقی اور حسن قتل ہوں گے جبکہ ہمارے خواب غفلت سے جاگنے کا وقت آئے گا؟ منظم اسلام دشمن کی دہشت گردی کب تک بے لگام رہے گی؟

جاوید شفیع اور ان کی بیگم کئی بار گھر بار بیچ کر پاکستان واپس چلے جانے کے بارے میں سوچ چکے ہیں۔ مگر اب ان کا ارادہ ہے کہ وہ واپس نہیں جائیں گے۔ انہیں شہید ٹیپو سلطان کے یہ الفاظ یاد ہیں:

"شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی ہزار سالہ زندگی سے بہتر ہے۔"

لطیف ادریسی



(اوسپیک)

فرمانِ رسولؐ

حضرت انسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ اس لئے اللہ کو زیادہ محبوب اپنی مخلوق میں وہ آدمی ہے جو اللہ کی عیال (یعنی اس کی مخلوق) کے ساتھ احسان اور اچھا سلوک کرے" (بیہقی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر ایک گدھے پر پڑی جس کے چہرے پر داغ دے کر نشان بنایا گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا "اس شخص خدا کی رحمت سے دور اور محروم ہے جس نے یہ (بے رحمی کا) کام کیا ہے۔" (مسند احمد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو آپؐ اٹھتے اور فرماتے "اے لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو۔ قریب آگیا ہے ہلا دینے والا قیامت کا پہلا بھونچال (یعنی نفخۂ اولیٰ) اور اس کے پیچھے آ رہا ہے دوسرا (یعنی نفخۂ ثانیہ) موت ان سب احوال کو ساتھ لے کر سر پر آ گئی ہے جو اس کے ساتھ آتے ہیں، موت اپنے متعلقات و مضرات کے ساتھ سر پر آ گئی ہے" (ترمذی)

ایک بار کسی نے حضرت عمر فاروقؓ کو یہ شکایت بھیجی کہ گورنر مصر حضرت عمرو بن العاص ہمارے سامنے مجلس میں تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ آپ نے گورنر کو لکھا: خدا کی قسم تم مجلس میں تکیہ لگا کر بیٹھتے ہو۔ اس طرح بیٹھو جیسے اور لوگ بیٹھتے ہیں۔

عربی ادب سے۔۔۔۔

شعبی کہتے ہیں:

شریف و نجیب لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ محبت و موانست میں آگے بڑھتے اور جلدی کرتے ہیں کہ جیسے چاندی کا پیالہ کہ دیر سے ٹوٹتا اور جلدی جڑ جاتا ہے۔ ساتھ ہی برعکس کمینے اور لئیم لوگ عداوت کی طرف دیر سے آتے ہیں جبکہ عداوت کی طرف دوڑ کر جیسے مٹی کا پیالہ جو ٹوٹتا تو جلدی ہے مگر اس کے جڑنے میں دقت ہوتی ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب نے عامر بن مرۃ الزہری سے پوچھا سب سے بڑھ کر احمق کون ہے؟

بولے: جو یہ سمجھے کہ وہ سب سے بڑھ کر عقلمند ہے۔

فرمایا: سچ ہے سب سے بڑھ کر عقلمند کون ہے؟

بولے: جو حالات کے تیور کو دیکھتے ہوئے ہر سے بڑھ کر خاموشی اختیار کرے۔

لطائف

بیٹا: یہ لڑائیاں کیسے شروع ہوتی ہیں؟"

ڈیڈی: فرض کرو بیٹا! امریکہ اور برطانیہ میں ناچاقی ہو جاتی ہے اور۔۔۔۔

"یہ نا ممکن ہے بھلا! امریکہ اور برطانیہ میں کیسے ناچاقی ہونے لگی" پاس بیٹھی بیوی بول اُٹھی۔

شوہر: "میں تو صرف مثال دے رہا ہوں بیگم!"

بیوی: "تم بچے کے ذہن میں فضول و بے ہودہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہو"

شوہر: "میں فرض کر رہا ہوں اس میں کیا حرج ہے"

بیوی: "نہیں تم لڑکے کو غلط راستہ پر لگا رہے ہو"

شوہر: "تم ہمیشہ میری بات کاٹتی ہو"

بیوی: "اور تم ہمیشہ بے تکی ہانکتے ہو"

شوہر: "کیا ہا میں بے تکی ہانکتا ہوں، احمق ہو ... تم بے وقوف ہو"

بیوی: "میں کہتی ہوں ......"

بیٹا: "بس ابو بس امی ڈیڈی میں سمجھ گیا ہوں لڑائیاں کیسے شروع ہوتی ہیں، خدا کے واسطے ....."

خواتین کا صفحہ

بے حد پیارا وقت ہے۔ شادی کے فوراً بعد مجھے ایک ایسے علاقے میں رہنے کا اتفاق ہوا جہاں زیادہ تر امیر لوگ رہتے تھے اور تقریباً سبھی روپے پیسے کی فراوانی کا شکار تھے۔ ہم سب بے حد عام لوگ تھے۔ ...

کم آمدنی کے باوجود بھرپور گھریلو زندگی گزاریئے

خوشیوں کا حصول صرف پیسوں سے ممکن نہیں ہے، عزت اسلام سید نے یہ ترجمہ آپکی خدمت میں یہی ثابت کرنے کیلئے پیش کیا ہے

تازہ بہ تازہ

مجروح، فیض اور پاکستانی اخبارات

"کتاب نما" دہلی کے تازہ شمارے میں مجروح سلطان پوری کے ساتھ دہلی میں منعقد ایک نشست کی روداد شائع ہوئی۔ جس میں انہوں نے شکوہ کیا ہے کہ "پاکستانی صحافیوں نے میرے بیانات کو بہت توڑ مروڑ کر شائع کیا ہے ... وہ D I S T O R T E D کر کے میری باتوں کو توڑ کر پیش کرتے ہیں"۔ ان کا اشارہ "جنگ" میں شائع شدہ ان کے انٹرویو کی طرف تھا، جس کی بنیاد پر بہت سے لوگوں نے یہ سمجھا کہ مجروح، فیض کو اپنے سے کمتر شاعر سمجھتے ہیں۔ "سچائی زبان" میں ایک سوال کے جواب میں مجروح نے اس سلسلے پر بھی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا: "فیض کی شاعری میں اتنے جھول ہیں کہ انہیں شاعری اعتبار سے ... شاعر تسلیم کرنے میں تامل ہوتا ہے ... REPETITION بہت ہے" ...

شاہ ولی اللہ پر ایک اہم کتاب

قومی زبان کے ارتقاء پر کتاب

آپ کے مسائل

موت سے ڈرنا بزدلی کی علامت ہے

دشمنوں نے ہمارے گھر پر جادو کر دیا ہے

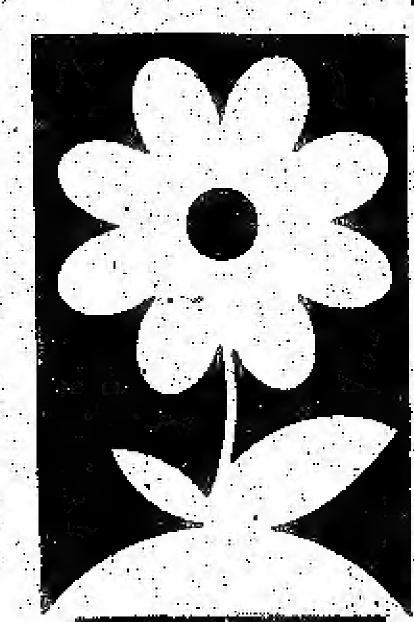
غصہ آنے پر

مجھے یہ رشتہ منظور نہیں

ادب و ثقافت

غزلیں

افتخار عارف



*

اک خوابِ دلآویز کی نسبت سے ملا کیا
جز دربدری اس درِ دولت سے ملا کیا
اک نغمہ کہ خود اپنے ہی آہنگ سے محجوب
اک عمر کے پندارِ سماعت سے ملا کیا
اک نقش کہ خود اپنے ہی رنگوں سے ہراساں
آخر کو شب و روز کی محنت سے ملا کیا
نان و نمک و وعدۂ دیوارِ تحفظ
اس خانہ خرابی کی اذیت سے ملا کیا
اے وعدۂ دیوارِ تحفظ کے گرفتار!
دیوارِ تحفظ کی ضمانت سے ملا کیا
جاں دے کے بھی بالا نہ ہوئے نرخ ہمارے
بازارِ معانی میں عقیدت سے ملا کیا
اک خلعتِ دشنام و کلاہِ سخن بد
شہرت تو بہت پائی پہ شہرت سے ملا کیا

*

پسِ گردِ جادۂ رہ نورد کا قافلہ بھی تو دیکھئے
جو دلوں سے ہو کے گزر رہا ہے وہ راستہ بھی تو دیکھئے
یہ دھواں جو ہے یہ کہاں کا ہے وہ جو آگ تھی وہ کہاں کی تھی
کبھی راویانِ خبر زدہ پسِ واقعہ بھی تو دیکھئے
یہ گلو گرفتہ و بستہ رسن جفا مرے ہم قلم
کبھی جابروں کے دلوں میں خوفِ مکالمہ بھی تو دیکھئے
وہ جو پتھروں میں چھپی ہوئی ہے شبیہ وہ بھی کمال ہے
وہ جو آئینے میں مہک رہا ہے وہ معجزہ بھی تو دیکھئے
جو ہوا کے رخ پہ کھلے ہوئے ہیں وہ بادباں تو نظر میں ہیں
وہ جو موجِ خوں سے الجھ رہا ہے وہ حوصلہ بھی تو دیکھئے
میں تو خاک تھا کسی چشمِ ناز میں آ گیا ہوں تو مہرباں
"مرے مہرباں کبھی اک نظر مرا سلسلہ بھی تو دیکھئے"

*

روش یہ گردشِ سیارگاں سے اچھی ہے
زمیں کہیں کی بھی ہو آسماں سے اچھی ہے
جو حرفِ حق کی حمایت میں ہو وہ گمنامی
ہزار وضع کے نام و نشاں سے اچھی ہے
عجب نہیں کہ اسی کی زباں سمجھ جائے
جو کہہ رہا ہے خموشی زباں سے [illegible]
بس ایک خوف کہیں دل پہ بات ماں [illegible]
یہ خاک خیر کہیں آستاں سے اچھی ہے
[illegible] ایسے گل زدگاں و بہار یک ساعت
نگار خانۂ [illegible] سے اچھی ہے

*

سخنِ حق کو فضیلت نہیں ملنے والی
صبر پر دادِ شجاعت نہیں ملنے والی
راس آنے لگی دنیا تو کہا دل نے کہ جا
اب تجھے درد کی دولت نہیں ملنے والی
گھر سے نکلے ہوئے بیٹوں کا مقدر معلوم
ماں کے قدموں میں بھی جنت نہیں ملنے والی
وقتِ معلوم کی دہشت سے لرزتا ہوا دل
ڈوبا جاتا ہے کہ مہلت نہیں ملنے والی
زندگی نذر گزاری تو ملی چادرِ خاک
اس سے کم پر تو یہ نعمت نہیں ملنے والی
ہر سیا لقمۂ تر کھا گئی لہجے کا جلال
اب کسی حرف کو حرمت نہیں ملنے والی
زندگی بھر کی کمائی یہی مصرعے دو چار
اس کمائی پہ تو عزت نہیں ملنے والی



*

افتخار عارف

- محمد طفیل نے ادب کو ترقی پسندوں سے چھین لیا۔
- نقوش لائبریری قائم ہونی چاہیے۔
- موازنہ شہاب و طفیل

زود اندیشی



نقوش کے مدیر محمد طفیل ان خوش قسمت لوگوں میں تھے جنہوں نے دنیا سے آفتاب بنکر داد وصول کی۔ جدوجہد خداداد قوت بازو سے کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ادب کی تخلیقی صلاحیت لے کر پیدا نہیں ہوئے تھے۔ ان کے خاندان کا سابقہ نسلوں میں شاید کوئی ادیب نہیں تھا۔ وہ ایک محنت کش گھرانے کے فرد تھے۔ اور پیٹ کی پیاس بجھانے کے لیے نیا کنواں کھودتے۔ اس سے پیاس بجھ گئی۔ میرا گمان ہے کہ جب انہوں نے پہلی قسم کی شاعری کی اتبا کی تو ان کے اندر چھپے ہوئے ادیب نے سر ابھارا اور اسی سے انہیں ناشر بننے کا خیال پیدا ہوا۔ [illegible] ادب کی فاتحہ خوانی کر رہے تھے تو انہوں نے قلم کے خاک سے محمد طفیل کا مقام وہی تھا جو بعد میں حافظ یوسف سدیدی کو نصیب ہوا۔

ان فاتحہ خوانوں نے بتایا کہ ان کے مزاحیہ مضامین کے ایک مجموعے کی کتابت محمد طفیل نے کی تھی۔ احمد ندیم قاسمی سے جو تعلق خاطر تھا اس نے ہی محمد طفیل کو نقوش کی ادارت کے لیے ہاجرہ مسرور اور احمد ندیم قاسمی کو منتخب کرنے کی راہ سجھائی۔ اور یہ کتنا بڑا انقلاب تھا کہ محمد طفیل نقوش کی کتابت کرتے تھے اور قاسمی صاحب اس کے پروف پڑھتے تھے۔ محمد طفیل نقوش چھاپتے تھے۔ نقوش کے مرتبین ان کا سعادت حاصل کرتے تھے۔

لیکن بہت جلد احمد ندیم اور ناشر کے درمیان نظریاتی اختلافات پیدا ہو گئے اور دونوں کے راستے الگ ہو گئے۔ ایک راستہ "فنون" کی طرف نکل گیا اور احمد ندیم کی ذات کو تابندگی عطا کرنے لگا۔ دوسرا راستہ سنگِ میل بنتا ہوا "رسول نمبر" کی منزل تک پہنچ گیا۔ اور وہ اپنے مدیر کی زندگی کا اہم ترین سنگِ میل بن گیا۔ اس مرحلہ پر ایک بڑے شخص نے یہ دلچسپ سوال اٹھایا ہے کہ:

"زندہ کون رہتا ہے اور مر کون جاتا ہے؟"

عبدالقادر حسن نے اس سوال کا جواب بھی فراہم کیا ہے اور لکھا ہے کہ:

"ہم اخبار نویسوں نے بہت لکھا جو دوسرے روز اخبار کے ساتھ ردی میں چلا گیا۔ محمد طفیل نے جو لکھا یا مرتب کیا وہ جلدوں میں محفوظ ہو کر ان کی محنت اور جذبے کی صداقت کی زندہ رہنے والی علامت بن گیا۔"

انسان دوستی کے ترقی پسند داعی محمد طفیل کی ایک کتاب ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ وہ اسے مذہبی بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی دبی زبان میں کہتے ہیں کہ محمد طفیل کے خاص نمبر ماضی کے اوراق پارینہ کی تدوین ہے اور نقوش کا معاصر ادب سے کوئی علاقہ نہیں۔ بہت کم لوگوں نے اس بات پر غور کیا ہے کہ اس قسم کی سہل پسندی کے پس منظر میں ایک خاص نوع کا تعصب کام کر رہا ہے لیکن اس طرف صرف عبدالقادر حسن نے اشارہ کیا ہے کہ:

"طفیل صاحب نے ادب کو اسلامی بنا دیا ہے۔ [illegible] ادارے اور جماعتیں نہ کر سکیں، لیکن گستاخی نہ ہو تو عرض کروں کہ انہوں نے ادب کو ترقی پسندوں سے چھین لیا اور یہ کارنامہ انہوں نے تنہا اپنی مسلسل محنت اور استقامت کی طاقت سے سرانجام دیا۔۔۔ اردو ادب کی تاریخ اسلامی ادب سے شروع ہوتی ہے۔ ابتدائی دور کی پیشتر تخلیقات اسلامی رنگ میں رنگی ہوئی تھیں۔ لیکن غیر اسلامی قوتوں کے اضمحلال کے ساتھ اردو ادب میں اسلامی ذہن رکھنے والوں کا کنٹرول کم ہوتا گیا اور ایک وقت آیا جب اردو ادب پر ترقی پسند قلم اور ترقی پسند چھا گئے۔ یہ قلم بڑا طاقتور تھا۔ لیکن نقوش کے وہ صفحات جن پر ترقی پسند ادب کا دور تھا محمد طفیل نے ان ادباء کا تختہ الٹ دیا اور نقوش ایک ایسا تحریک کا رخ بن گیا جس سے ذہن کی راہ ہموار ہو گئی۔"

پس محمد طفیل کی اصل خدمات کو کم کرنے کی جو مہم شروع کی گئی ہے اس کا سبب صرف یہ ہے کہ محمد طفیل نے ترقی پسندوں کو نقوش کی راجدھانی سے نکال دیا تھا۔

وہ ان سے خود ہی چھین لی۔ ان کی بچت کی طرف پالیسی کو خدا پرستی کا رخ دیا۔ اور آخری دور میں رسول نمبر کی تیرہ جلدوں کی اشاعت سے وہ کارنامہ انجام دیا جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ ترقی پسند ادیب اپنے تعصبات کے خس و خاشاک میں دفن ہو جائیں گے لیکن محمد طفیل کا نام زندہ رہے گا۔ اس موقع پر میں عبدالقادر حسن کا ممنون احسان ہوں کہ۔

"ادیب اور ناشر محمد طفیل کے کام کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ امر واقعی ہے کہ وہ ان کے کام کے اس پہلو کا جائزہ بھی ضرور لیں گے جو انہوں نے ادب کے رجحان کو پرکھنے میں کیا ہے۔"

مذکورہ بالا تمام تاثرات میں ان کا مقام متعین کرنے کا ہے۔ لیکن مجھے احساس ہے کہ محمد طفیل جو بوجھ اپنے عزیزوں کے سپرد کر گئے ہیں اسے سنبھالنا اور محمد طفیل کے شایانِ شان ان کی ایک ادبی یادگار قائم کرنا بھی بہت اہم ہے۔ فی الوقت ایک بنیادی سوال جو ہر حلقے میں اٹھایا جا رہا ہے یہ ہے کہ:

"کیا محمد طفیل کی وفات کے بعد نقوش جاری رہ سکے گا؟"

یہ سوال اس لیے اہم ہے کہ اس سے قبل "ادبی دنیا"، "ہمایوں"، "عالمگیر" اور "ساقی" کو ایسے وارث نہیں ملے اور ادب کے یہ تابندہ آفتاب مولانا صلاح الدین احمد، میاں بشیر احمد، حافظ محمد عالم اور شاہد احمد دہلوی کی وفات کے ساتھ ہی غروب ہو گئے۔ نقوش کا حشر بھی یہی ہوا تو یہ اردو ادب کے لیے ایک ایسا سانحہ ہو گا کہ اس دور میں "شاہکار" جیسا کوئی صورت میں تو جاری ہو سکتا ہے لیکن نقوش جیسا روشن آفتاب شاید دوبارہ طلوع نہ ہو سکے۔

محمد طفیل کی بساط تعزیت پر ایک تجویز انور سدید نے پیش کی کہ "نقوش لائبریری" کا ایک گوشہ محمد طفیل کے لیے وقف کیا جانا چاہیے۔ اور ابھی سے نقوش لائبریری قائم کی جانی چاہیے۔ محمد طفیل نے نقوش کے خاص نمبروں کی صورت میں ادب کا اتنا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ اب ان نمبروں سے استفادے کے بغیر کوئی تحقیقی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ نقوش کے بیشتر پرچے لاہور، کراچی اور اسلام آباد کی لائبریریوں میں دستیاب نہیں۔ اگر یہ لائبریری لاہور میں قائم کر دی جائے تو اس سے ادبا کی ایک بڑی ضرورت پوری ہو جائے گی۔

نقوش کے حوالے سے یہ محمد طفیل کی بہترین یادگار ہوگی اور خلق خدا کو فیض پہنچے گا۔ اس قسم کے منصوبے کو محمد طفیل عبادت میں شمار کرتے تھے۔

محمد طفیل کی خاکہ نگاری اور مدیرانہ صلاحیتوں کو بہت سراہا گیا ہے۔ لیکن ان کی خطوط نگاری کی طرف مناسب توجہ نہیں دی گئی۔ یہ تجویز بھی انور سدید نے ہی پیش کی ہے کہ محمد طفیل کے خطوط جمع کر کے ان کا ایک مجموعہ شائع کیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے محمد طفیل کے فن کی ایک اور جہت سامنے آئے گی۔ ان کی شخصیت کا حقیقی نقش نکھر سکے گا۔

حسرت سے کس کو دیکھ رہی ہے
اب جو وقت چل چلاؤ کی باری ہے
لیکن ادیب کی موت ترقی کی زندگی ہے اور ادیب کا
اور زندگی کا حادثہ جب ہو گا بڑا تاب جب ادب کا کوئی [illegible]

گرتا ہے تو احساس ہوتا ہے کہ پیڑ اپنی شاخوں کے خزاں زدہ ہو گیا ہے۔ خدا جانے کب شاخ برگ و بار کھلیں گے۔ کب یہ اجڑا درخت پھر گا کب ادب اور زندگی کو گھنی چھاؤں نصیب ہو گی۔

قدرت اللہ شہاب کی وفات پر بھی اسی قسم کا تاثر پیدا ہوا ہے کہ ادب کا ایک بڑا شجر ٹوٹ گیا ہے۔ وہ ان معنی میں بھی شجر تھے کہ شاخوں کی صورت ان کے وجود سے افسانے نکلتے چلے گئے۔ اور ان لفظوں سے بھی وہ واقعی درخت کے مشابہ تھے کہ کوئی بڑا ادیب شہرت نہ ان کی ذات سے آسودگیاں حاصل کیں۔

"یا خدا" ان کی تخلیقی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ تھا۔ جس پر ابتدائی دور میں تو ترقی پسندوں نے اس پر شدید ترین منفی ردعمل کا اظہار کیا۔ وہ ان خوش قسمت ادیبوں میں سے تھے جو "ترقی پسند" ہو کر "مستقل زندہ" کی زندگی میں آئے اور ترقی پسندوں نے انہیں ادب و ادارہ سے الگ ہونے کا اعزاز ختم نہ کیا۔ لیکن یہ ان کی دیانت داری تھی کہ جب ماسٹر رکھنے والی کی تو ان سے وہ دانستہ ترقی پسندی سے الگ ہو بیٹھے اور وہ اپنے نظریاتی اختلافات سے بادی النظر میں اختلافات اور تعصبات کے گڑھے سے صاف دامن لے کر صبر و ہمت سے داخل ہوتے گئے۔

دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ شہاب صاحب پر زیادہ طعن و تشنیع اور الزام تراشی میں مخالف سازی کا دور رہا۔ انہیں اکثر بیک جنبش کہا گیا اور اسٹینڈرڈ کو ترجیح کر دیا گیا۔ لیکن شہاب صاحب اس قسم کا تقاضا کوئی بھی نہیں کرتے تھے۔ ممتاز مفتی نے انہیں ادب کا ولی بتایا اور یہ بات تو اب مسلمہ ہے کہ شہاب صاحب ایک ماسٹر انسان تھے۔ ان کی کم گوئی ان کی کمزوری نہیں بلکہ ان کا وزن بہتر تھی۔ اتنا پرسکون انسان بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔

شہاب صاحب محمد طفیل کے تعزیتی جلسے میں تشریف لائے تو وہ بہت بہلا بہلا سا دکھائی دیتے۔ چند روز بعد انہوں نے واصف علی واصف کی کتاب کی رونمائی کی صدارت کرنا تھی لیکن اچانک بیماری سے عدم چل دیا۔

لطف کی بات یہ ہے کہ اور ان کی یادگار کی میں مجھ جیسا تاثر ہے جیسے کہ انہوں نے شہاب نامہ مکمل کر لیا تھا لیکن دستخط لینے تک کی دنیا نے شہاب صاحب کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دی۔ جبکہ نقوش کے مدیر محمد طفیل کو حق تھا کہ سرکاری و غیر سرکاری حلقوں نے قدر دی ہے۔ تعزیتی جلسے میں شمار تک نہیں پہنچا۔



حمیرا رحمٰن
نیو یارک

خود اپنے امکان سے باہر ہونے لگے
کانچ کے گھر میں سارے پتھر ہونے لگے
سوچ کے اندر خبر تک کیا ویرانی تھی
پل دو پل کے خواب بھی دوبھر ہونے لگے
دیواروں پر جیسے جیسے چھاؤں پڑی!
سائے میرے قد کے برابر ہونے لگے
جب سے دل میں آوازوں کا خوف پڑا
ہم اپنی ہی ذات کا محور ہونے لگے
ہم نے مجبوروں کی بازی ہاری تھی
آپ کے جال بنے کے تیور ہونے لگے
اب تو خشکیوں کا موسم بھی بانجھ ہوا
سارے منظر آنکھوں کے اندر ہونے لگے

سلسلۂ ہدایت



سکاربرو کے سات سالہ نبیل شاہ ولد لئیق شاہ، جنہوں نے اپنے استاد جناب قاضی ابن۔ بنگش کے زیر نگرانی کلام پاک کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ لئیق شاہ اور تنویر شاہ کو ادارہ "الہلال" کی جانب سے مبارکباد۔

لیاری میں تیسرے دن بھی ہنگامے متعدد افراد زخمی پچاس افراد گرفتار

پولیس پر پٹرول بم پھینکے گئے کئی راہ گیر زخمی گلبہار میں ۲ بسیں جلانے کی کوشش

متعدد مقامات پر ٹائر جلائے گئے۔ سڑکیں کھود کر بند کر دی گئیں۔ پولیس کا لاٹھی چارج۔ آنسو گیس بھی استعمال کی گئی

کراچی ۱۷ اگست (اسٹاف رپورٹر) [illegible]

[illegible]

سری لنکا کے شہر کلمونائی میں تامل مسلم فسادات میں ۲۷ افراد ہلاک

تامل چھاپہ ماروں کی بارودی سرنگ کے دھماکہ میں ۶ فوجی مارے گئے

کولمبو (رائٹر) مشرقی سری لنکا میں [illegible]

[illegible]

نشان پاکستان قبول کرنے پر جنرل ارشاد پر اپوزیشن کی نکتہ چینی

ڈھاکہ (اے پی پی) [illegible]

[illegible]

سکندر حیات سے فاروق عبداللہ کی ملاقات

جدہ میں بھارتی سفیر بھی موجود تھے

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) [illegible]

[illegible]

بلوچستان کے لوگ محرومی کا شکار ہیں: ستار نیازی

لاہور (نمائندہ جنگ) جمعیت علمائے پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالستار نیازی [illegible]

[illegible]

ہوشیار رہنا

ایک صاحب کے دو بچے [illegible]

[illegible]

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف دس ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لئے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے:

Advertisement No......
C/O Al-Hilal
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
CANADA M2H 2P6

★★★

اشتہار نمبر (۶۷): حیدرآباد دکن میں مقیم سنت الجماعت گھرانے کے لڑکوں کے لیے نارتھ امریکہ میں قیام پذیر گھرانوں کی لڑکیوں کے رشتے مطلوب ہیں۔ تفصیلات کے لیے اپنے فون نمبر سے مطلع فرمایئے۔

★

اشتہار نمبر (۶۸): ہندوستانی مسلمان گھرانے کی کینیڈین شہریت رکھنے والی لڑکی کے لیے امریکی سٹیزن، تعلیم یافتہ شریف الطبع، سنی مسلمان لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ صرف ہندوستان سے تعلق رکھنے والے توجہ فرمائیں۔

★

اشتہار نمبر (۶۹): ایک برسر روزگار مسلم نوجوان عمر ۲۶ سال، مقیم ڈلاس ٹیکساس کے لیے گرین کارڈ رکھنے والی لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ مکمل کوائف کے ساتھ خط لکھیں ہر خط کا جواب دیا جائے گا۔

★

اشتہار نمبر (۷۰): ٹورانٹو میں اپنے والدین کے ساتھ مقیم ۲۲ سالہ لڑکی کے لیے مکمل مسلمان، نیک اور سمجھدار لڑکے کا مناسب العمر رشتہ درکار ہے۔

★

اشتہار نمبر (۷۱): کینیڈین شہریت رکھنے والی طلاق شدہ خاتون کے لیے ۴۰ تا ۵۰ سال عمر کے سنجیدہ مزاج اور ذمہ دار شخص کا رشتہ مطلوب ہے۔ سنجیدگی سے گھر بسانے کے خواہشمند مسیحی افراد توجہ فرمائیں جو تنہا اپنی اولاد کی پرورش کرتے ہوئے ساتھی کی ضرورت محسوس کرتے ہوں۔

★

برائے فروخت

فیصل آباد (لائل پور) میں سوا کنال زمین پر امریکی ڈیزائن کا بنایا ہوا خوبصورت مکان برائے فروخت ہے جس میں چار بیڈ روم، دو واش روم، کشادہ ڈرائنگ روم اور وسیع ہال موجود ہے۔ دلچسپی رکھنے والے شام کے اوقات میں ذیل نمبر پر فون کریں:
(416) 493-4374

راجیو گاندھی نے دورہ پاکستان منسوخ کر دیا



آزادی کے حصول سے زیادہ اس کی حفاظت مشکل ہوتی ہے جونیجو

قوم اعلیٰ کی یکجہتی اور اسلامی ... کی کوشش کرے، پاکستانیوں کو قوم آزادی کی مبارکباد



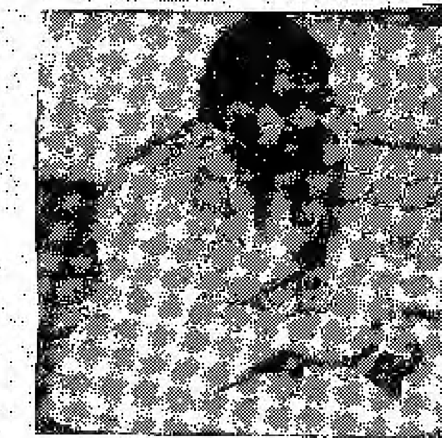
وزیر اعظم محمد خان جونیجو



کھلے سمندر میں پکڑے گئے ۱۵۲ تامل باشندے کینیڈا میں رہیں گے

کوثر نیازی نے پروگریسو پیپلز پارٹی توڑنے کا اعلان کر دیا

... اور کارکنوں سے جتوئی کی حمایت کرنے اور کنونشن کو کامیاب بنانے کی اپیل



کوثر نیازی کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں

مقبوضہ کشمیر میں پاکستان کے حامی سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا

صدر اور وزیر اعظم کے اختیارات میں عدم توازن ہے۔ فخر امام

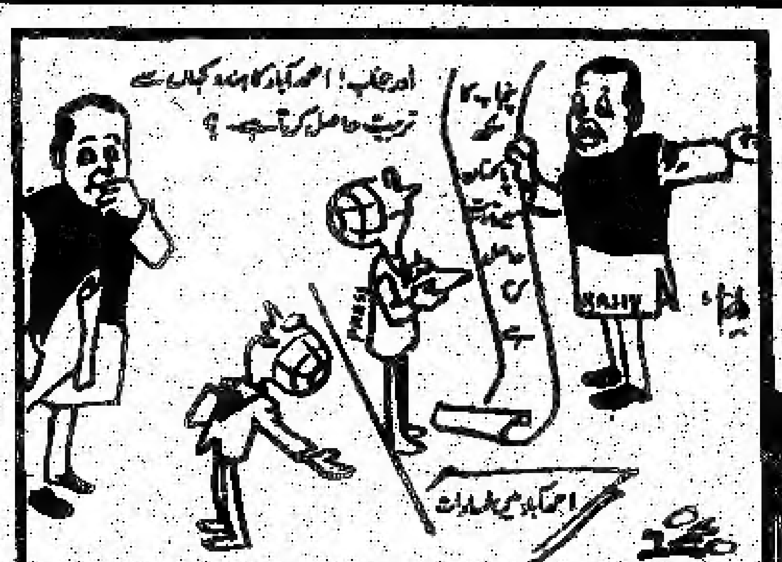
حکومت جلد انتخابات کے مطالبے پر سنجیدگی سے غور کرے، کراچی میں خطاب

ممتاز اسکالر اور محقق ڈاکٹر سید عبداللہ انتقال کر گئے



سیاسی جلاوطنوں کے پروگرام پر سفارتخانہ پاکستان کا احتجاج

افغان مہاجرین کے دو گروپوں میں تصادم ایک شخص ہلاک



Fortnightly

al-hilal

50¢ Vol.15 No.11 August 25, 1986

Telephone: (416) 493-4374 474-9292

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

ضیاء الحق مستعفی ہوں عوام کے تشدد پر وہی ذمہ دار ہیں۔ بے نظیر

موجودہ حکومت کو عوام کا اعتماد حاصل نہیں۔ گرفتاری سے قبل پریس کانفرنس سے خطاب

پولیس نے عوام پر بلاوجہ تشدد کیا۔ مجھے مزار قائد پر بھی جانے سے روک دیا گیا

[illegible]

کراچی میں ایم آر ڈی کے ۵۵ رہنما گرفتار کر لئے گئے

بعض رہنما روپوش — شہر میں حفاظتی انتظامات، تینوں اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی

[illegible]

ملک دشمن نعرے لگانے والوں پر مقدمات چلائے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ خٹک

[illegible]

بھٹو کہا کرتے تھے مجھے مارنے والے میری قبر پر حکومت کرتا دیکھیں گے

بے نظیر کے دشمن یاد رکھیں اب ۱۹۷۷ء یا ۱۹۷۹ء نہیں، آئندہ وقت ہمارا ہے

[illegible]

"جرنیلوں کی رات" جلد شائع ہوگی

[illegible]

ہمارا دباؤ حکومت کو بہا لے جائے گا۔ بے نظیر

[illegible]

یہ کیسا یوم آزادی ہے کہ عوام کی آزادیوں کے اظہار سے خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ بزنجو

عوام اور سیاسی رہنماؤں کے درمیان ریاستی جبر کی دیواریں کھڑی کی جا رہی ہیں

[illegible]



[illegible]

صوبوں کو قومیتوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے

پاکستان میں سب سے زیادہ قومیتیں آباد ہیں۔ خورشید حسن میر

[illegible]

مسئلہ کشمیر کے حل کا وقت قریب آ رہا ہے۔ سردار قیوم

[illegible]

کراچی میں بس نے ۲ افراد کو کچل دیا

لوگوں نے بس کو نذر آتش کر دیا

[illegible]

Managing Editor: M Lateef Owaisi